عورت کا مقام اسلام کی نظر میں

محمد غلام رسول
متعلم جامعہ سلفیہ

عورت کے معنی پردہ کے ہوتے ہیں اور ''مستور'' چھپی ہوئی چیز کو کہتے ہیں گویا عورت باپردہ آنچل میں لپٹی ہوئی اور چاردیواری میں محفوظ ایک مجسمہ کا نام ہے اور ایسی عورت جو بناؤ سنگھار کر کے اور عفت و حیا کو روندتے ہوئے گلیوں بازاروں میں اور حکومتی سطح پر مردوں کے شانہ بشانہ چلنے والی بے پردہ ہو وہ عورت مترجل یعنی مردنما تو ہو سکتی ہے لغت کے اعتبار سے عورت کہلانے کی حقدار نہیں۔

اسلام سے پہلے عورت کی حالت:

اسلام سے پہلے عورت کو جو مقام معاشرہ میں حاصل تھا تاریخی اوراق میں وہ کسی سے اوجھل نہیں ہے۔ عورت کی حیثیت ایک بے کار اور فضول چیز کی سی تھی جس گھر میں بیٹی جنم لیتی اسکو فوراً زندہ درگور کر دیا جاتا۔ اور وہ آدمی معاشرہ میں زیرعتاب ہوتا تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ کو ایک اجنبی حالت میں پاتا اور غصے سے سیاہ پڑ جاتا اور مجلسوں میں دھتکارا جاتا تھا، وہ مجبوراً اس گندگی کے ڈھیر کو اجلے دامن سے پاک کرتا اور تاریخ اس کی شاہد ہے کہ کتنی نوخیز اور معصوم بچیاں سرزمین عرب کے سپرد ہوئیں۔ یہ حالت عرب جاہلیت کے اندر تھی جو آسمانی مذاہب سے لاتعلق تھے اور عیسائیت نے اہل کتاب ہو کر عورت کے ساتھ جو رنگ رچائے اس سے تو الامان و الحفیظ۔

اسلام میں عورت کا مقام:

قبل از اسلام عورت کا جو کھویا ہوا مقام تھا اسلام نے آ کر عورت کو پورا پورا حق دیا۔ یہ انسانیت سوز واقعات جاری تھے دن آتا اور قبیح مناظر دیکھ کر غروب ہو جاتا۔ چاند نکلتا اور کشت و خون اور لٹتی پٹتی عصمتیں دیکھ کے کجلا جاتا۔ شب و روز کے اس پھیر اور گردش ایام کے اسی اندھیر میں وہ سعید ساعت بھی آ گئی جب فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہونے والے آفتاب نے اعلان کیا کہ عرش والے کا حکم ہے کہ:

وقل للمومنت يغضضن من ابصارهن و يحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن الا ماظهر منها وليضربن بخمرهن علی جيوبهن (سورہ نور ۳۱)

مسلمان عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور عصمت و عزت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنی اوڑھنیاں گریبان میں ڈالے رکھیں۔

اور مردوں کو بھی واشگاف الفاظ میں فرمایا:

قل للمومنين يغضوا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم.

کہ تم بھی اپنی حیوانی طرز عمل کو چھوڑ دو وہ نفسیاتی خواہشات کے ہاتھوں عورت نے جتنا ذلیل ہونا تھا تم نے کر لیا۔ اور اب اپنے آپ کو سنبھالو۔ نظریں جھکا کے چلو اور جسم و جاں بچا کے چلو۔

جب پہلی مرتبہ روئے زمین پر عورت کی تقدیس میں کائنات نے یہ پیغام سنا تو میرا تصور ہے کہ سورج اس دن کھل کر، چاند اپنی ٹھنڈی کرنوں کے ساتھ طلوع ہوا ہوگا اور کلیاں چیخ چیخ کر اعلان کر رہی ہونگی۔

پھر اس انداز سے بہار آئی
ہوئے مہر ماہ تماشائی

اسلام نے عورت کو ایک مقام اور نام دیا جس کی عورت مستحق تھی۔ وقار اور عزت و آبرو سے نوازا۔ صحرائے عرب کی زندہ درگور عورت کو نکالا اور ماں کا مقدس لقب دے کر عزت کی رفعت تک پہنچایا۔ وہ جو شمع محفل تھی اسے چراغ خانہ بنایا، وہ جو بازاروں میں جانوروں کی طرح ہانکی جاتی تھی اسے چادر اور چار دیواری میں محفوظ کر کے جلا بخشی، اور عورت کو بتلایا کہ تیری جائز حدود کیا ہیں؟

ماں:

ماں کائنات کی سب سے محترم اور کریم ہستی ہے تیری تقدیس اس قدر مسلم ہے کہ تو انبیاء، اولیاء کی ماں ہو گی۔ تیری گود میں وہ پرورش پائیں گے جو کل تاریکیوں سے پنجہ آزمائی کریں گے، اور بنی نوع انسان کو جہنم سے نکالیں گے اور خود کو کانٹوں کے حوالے کریں گے۔

بیٹی:

اور جب تو بیٹی ہو گی تب بھی تیری شان میں کمی نہ ہو گی تجھے تیرے ماں باپ اہل خانہ کی محبت ملے گی۔ اور تیرا کردار۔۔۔۔۔۔ تو کبھی فاطمہؓ کے روپ میں اپنے باپ سے اوجھڑیاں ہٹائے گی تو کبھی شعیب نبی کی آنکھ کی ٹھنڈک بنے گی۔

بہن:

اور تو جب بہن ہو گی تو ہزاروں دل تیری عصمت پر کٹ مریں گے۔ اور اپنے سینے تیری آبرو کی خاطر چھلنی کروانا باعث سعادت سمجھیں گے۔ اور اگر تیرا کردار عین شریعت ہوگا تو تو۔۔۔۔ بھائی کیلئے ڈھال ہوگی اور جب وہ گھر میں ہوگا تو تو آرام و آسائش کا سامان مہیا کرے گی اور جب وہ میدان قتال میں ہوگا تب تیرے ہاتھ محو دعا اور اسکے مرہموں کا باعث ہونگے۔

بیوی:

سبحان اللہ . قدرت نے انسانی طبیعت کا کیسے خیال رکھا اسکی راحت وسکون کیلئے کٹھن سفر میں ہم سفر بنا دیا۔ بیوی یہ کبھی پیغمبر کو حوصلہ افزائی سے مالا مال کرتی ہے تو کبھی محمد عربی ﷺ کی گھبراہٹوں کا سہارا بنتی ہے۔

یہی ہیں اسلام میں چار بنیادی ''عورت ؓ کے روپ'' باقی سب فروعی رشتے ہیں۔ یہ مسلمان کی نگاہ اس سے بڑھ کر عورت کو کسی اور مقام پہ دیکھنا چاہے تو یہ غلط ہے۔ یہ غلط ہے۔ یہ مکروہ ہے یہ حرام اور ناجائز ہے۔ فطرت سے بغاوت ہے۔

فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک هم العدون.

قرآن کہتا ہے کہ یہ زیادتی کرنے والے ہیں

اور اے بنت حوا:

تو بھی سن لے ان حدود سے بڑھنے کی کوشش کریگی تو یہ فطرت سے بغاوت ہے جسکا انجام تیری رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔

شیطان جنوں سے بھی ہے اور انسانوں سے بھی اس کو حواء کی بیٹی کی عزت، پاکدامنی اور تقدس پسند نہ آیا اور غلغلہ مچادیا کہ اے بنت حواء اسلام نے تجھے گھر کی چار دیواری میں محفوظ کیا اور تیرے حقوق چھین لئے۔

تجھے اسلام نے کہہ دیا۔ ماں، بیٹی، بیوی، بہن یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے۔ تو اٹھ بازاروں، گلیوں اور دکانوں میں سج اور اخبارات میں اپنی تصاویر چھپوا۔ چراغ خانہ نہیں شمع محفل بن اپنی رعنائی بکھیر داد وصول کر۔ چل تو مرد کے برابر حقوق رکھتی ہے۔

پارلیمنٹ تک پہنچ، اور نتیجہ معلوم؟ معاشرہ تباہ ہو کر رہ گیا۔ عورت اتنی رسوا ہوئی کہ آج کوئی چیز ایسی بازار میں بکنے والی نہیں جس پہ اس کی بے حجابی کی گواہی ثبت نہ ہو۔

اے بنت حواء ! ذرا سوچ یہ تیرے حامی کہیں آستینوں میں خنجر چھپائے ہوئے تو نہیں؟ کہیں یہ شوگر کوٹڈ سم قاتل تو تجھے نہیں کھلا رہے؟ یہی مغربی دانشور، یہ زبیدہ جلال بلکہ ضلال یا دوسرے تیسرے۔۔ کیا تیرے دوست ہیں؟

ہاں یہ سازش ہے تجھے دوبارہ زندہ درگور کرنے کی۔ بچالے اپنے دامن کو۔ ان گندم نما جو فرشتوں سے اسلام ہی تیری عفت وپاکدامنی کا ضامن ہے۔

قرآن کا اعلان ہے:

وللرجال عليهن درجة (البقرة)

اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے۔

الرجال قوامون على النساء (النساء)

اور محمد عربی ﷺ نے بھی عورت کو ناقص عقل اور دین والی قرار دیا۔ پوچھا گیا کس طرح؟

فرمایا: کیا عورت کی گواہی نصف نہیں ہے؟ کہا ہاں، پھر فرمایا: ان کی عقل میں اور دین میں نقص نہ ہوا؟ (مشکوۃ)

اور وہ معاشرہ جس نے اس چمن کے گل کو حقوق کے نام سے گلشن سے نکالا۔ خوشنما نعروں کے پیچھے یہ اتنا خلاف سکون وراحت کام ہے کہ آج پورے یورپ کی عورت چلا اٹھی:

(We do not want to be men)

ہم مرد نہیں بننا چاہتی۔۔۔

اور اب آخر میں ایک مضمون کا اقتباس پیش کرکے بات ختم کرتے ہیں۔

''پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے یہاں مرد وزن کے حقوق کا تعین اسلام کی روشنی میں کیا جانا چاہیے اسلام اس بارے میں نہایت متوازن نظام پیش کرتا ہے۔ جو ہماری قوم اور ملکی ترقی کیلئے اہم معاون ثابت ہوگا''

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے گھروں کی چار دیواری میں بسنے والی صنف نازک کی حفاظت فرمائے اور ہم کو قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

شانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اللہ کی برہان فاروق اعظم
جرأت کا نشان فاروق اعظمؓ
قوت ملی تجھ سے اسلام کو
ہے اسلام کی شان فاروق اعظمؓ
فیصلہ ہوا دربار شاہی سے
مٹادو محمدؐ کو اس خدائی سے
جداکر دیا بھائی کو بھائی سے
تو اٹھا اک جوان فاروق اعظمؓ
وہ نکلا ہے گھر سے یہ اعلان کرکے
محمدؐ کا لوٹوں گا نقصان کرکے
دنیا کو رکھ دیا پشیمان کرکے
دیکھ یہ نادان فاروق اعظمؓ
لہرائی فضا میں وہ شمشیر دیکھو
رب محمدؐ کی تدبیر دیکھو
بدلتی عمرؓ کی تقدیر دیکھو
بنا حق کی زبان فاروق اعظمؓ
زبان رسالت نے مانگا ہے رب سے
نہ جانے ملائک یہ چاہتے تھے کب سے
ارض و فلک پہ دہائی ہے تب سے
واہ تیرا ایمان فاروق اعظمؓ
سینہ تھا ایمان سے سرشار جن کا
پختہ عزم تھا ہر بار جنکا
عدل میں نرالا تھا کردار جنکا
عدالت کا سلطان فاروق اعظمؓ
جہاں گزر ہوتا تھا اک بار انکا
ہر سمت رستہ تھا ہموار انکا
دشمن ہوجاتا تھا لاچار انکا
تجھ سے ڈرتا تھا شیطان فاروق اعظمؓ
رہتا تھا لرزہ دشمن پہ طاری
ہر ضرب تھی ان کی باطل پر بھاری
کافر پہ بھاری، منافق پہ بھاری
اک سچا مسلمان تھا فاروق اعظمؓ
مرید رسول ہیں سارے صحابہ
، مراد رسول فقط حفصہؓ کے بابا
کیا تیرا مقدر اے ابن خطابا
حق و باطل میں فرقان فاروق اعظم
تیرے ایمان کی عمرؓ کیا بات ہے
تیرے آنے سے کفر کو ہوئی مات ہے
ی حق کی قوت تیری ذات ہے
طاہر تجھ پر قربان فاروق اعظمؓ

قاری عبدالشکور طاہر گوندلوی، ایم۔اے